سیب
سیب کی کاشت

سیب کی کاشت

سیب کو پھلوں میں غذائیت کے لحاظ سے ایک منفرد مقام حاصل ہے۔اس میں وٹامن اے، بی، سی، کیلشیم، فاسفورس اور فولاد جیسی معدنیات کے علاوہ پروٹین، کاربوہائیڈریٹس، فائبر شوگر اور میلک ایسڈ جیسے مرکبات بھی پائے جاتے ہیں جو کہ انسانی صحت کے لیے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔
سرد علاقے کا پھل ہونے کی وجہ سے پاکستان میں سیب کی کاشت بلوچستان، آزاد کشمیر، اور خیبر پختون خواہ کے پہاڑی علاقوں تک محدود ہے۔ان علاقوں میں اس کی بڑھوتری زیادہ ہوتی ہے جہاں پر تقریباً 750 ملی میٹر بارش سالانہ ہوتی ہے۔پاکستان میں اس وقت سیب کا زیر کاشت رقبہ تقریباً 1 لاکھ 15 ہزار ایکڑ سالانہ جبکہ پیداوار $5\frac{1}{2}$ لاکھ ٹن اور اوسط پیداوار 120 من فی ایکڑ ہے۔ہم یہاں سیب کی فی ایکڑ پیداوار اور آمدن میں اضافہ کے لیے اہم زرعی عوامل کا ذکر کر رہے ہیں جن کو اپنا کر کاشتکار اپنے سیب کے باغات کی پیداوار اور آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔

زمین کا انتخاب

سیب میرا زمین سے لے کر چکنی اقسام کی زمینوں میں کاشت کیا جا سکتا ہے لیکن کلّر زدہ، ریتلی اور تھور زدہ زمینوں میں کاشت نہیں کرنی چاہیے۔بہتر پیداوار کے لیے زرخیز میرا زمین زیادہ مناسب ہوگی جس میں پانی جذب کرنے کی صلاحیت اور ہوا کا نکاس بہت اچھا ہو جبکہ نامیاتی مادہ بھی مناسب مقدار میں موجود ہو۔

نرسری:۔

سیب کی نرسری زیادہ تر بیج سے نہیں بلکہ اس کے لئے زیر بچے یا بچک استعمال کئے جاتے ہیں۔اس مقصد کے لیے جنگلی سیب یا شکر سیب یا کسی بھی سیب کے بچک جو بیماریوں سے پاک ہوں نرسری میں لگائے جاتے ہیں اور پنسل جتنی موٹائی حاصل ہونے پر سیب کی پسندیدہ قسم سے موسم بہار میں اس پر شگوفہ پیوندکاری کی جاتی ہے۔

داغ بیل

پودوں کا فاصلہ مختلف اقسام کے پھیلاؤ کے مطابق مختلف ہوتا ہے۔عموماً پودوں اور لائنوں کا درمیانی فاصلہ 25 سے 30 فٹ کے درمیان رکھ کر 3x3x3 فٹ کے گڑھے تیار کیے جاتے ہیں۔وسط دسمبر میں گڑھوں کو ایک حصہ مٹی، ایک حصہ بھل اور ایک حصہ گوبر کی گلی سڑی کھاد سے بھر دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی پانی لگا دیا جاتا ہے۔یہ فاصلہ رکھنے سے پودوں کی فی ایکڑ تعداد بالترتیب 70 سے 110 ہو جائے گی مگر کم پھیلاؤ والی اقسام کی صورت میں فاصلہ کم بھی کیا جا سکتا ہے۔سیب کی کاشت موسمِ بہار سے ذرا پہلے 15 فروری سے 15 مارچ تک کی جائے۔اس وقت پودا خفتگی کی حالت میں ہوتا ہے مگر جن مقامات پر برفباری زیادہ ہوتی ہو وہاں پر برف باری شروع ہونے سے پہلے نومبر کے آخر یا دسمبر میں پودے لگا دینے چاہئیں۔

سفارش کردہ اقسام

پاکستان میں سیب کی کاشت ہونے والی اقسام کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1. ڈیلیشیس گروپ :
ریڈ ڈیلیشیس ، سٹار کنگ، سٹارک ریمسن ، ایس سپر، ٹاپ سپر، ٹاپ ریڈ، ریڈ چیف، گولڈن ڈیلیشیس
2. امری گروپ : کشمیری، کوئٹہ امری، قندھاری امری
3. متفرق گروپ : سکائی سپر، شین کولو، مشہدی، قلات سپیشل، کاجا، مونڈیال گالا، ریگل گالا، ارلی گولڈ

پولینائزر (عمل زیرگی)

سیب کا باغ لگاتے وقت پولینائزر ضرور لگائیں ورنہ باغ کی پیداواری صلاحیت بری طرح متاثر ہوگی۔

جن اقسام کو بطور پولینائزر استعمال کیا جاتا ہے ان میں شین کولو، تورکولو، امری، اور قندہاری شامل ہیں۔

جن باغات میں عمل زیرگی والے پودے دستیاب نہ ہوں ان باغات میں درختوں کے نیچے پلاسٹک کی تھیلیوں میں پانی بھر کر عمل زیرگی والی اقسام کے پھول کے گلدستے (پھول) رکھیں۔ باغات میں شہد کی مکھیوں کے باکس رکھیں۔ پھول لگنے کے دوران باغات کو زیادہ پانی نہ دیں۔

کھادوں کا استعمال

پودوں کی بہتر نشوونما اور اچھی پیداوار کے لیے کھادوں کا متناسب اور بر وقت استعمال ضروری ہے۔ کھادوں کے منافع بخش استعمال کے لیے زمین کا تجزیہ کروائیں تا کہ زمین کے طبعی و کیمیائی خواص کا پتہ لگایا جا سکے۔ دراصل کھادوں کی مقدار کا انحصار پودوں کی عمر، فصل کی ضرورت، زمین کی زرخیزی اور پیداواری ہدف پر ہوتا ہے۔ پھل دار

پودے دوسری فصلوں کی نسبت زیادہ مقدار میں خوراک حاصل کرتے ہیں۔جیسا کہ ہماری تقریباً 100 فیصد زمینوں میں نائٹروجن، 90 فیصد سے زائد زمینوں میں فاسفورس اور تقریباً 50 فیصد زمینوں میں پوٹاش کی شدید کمی ہے اس لیے ضروری ہے کہ زمین کی صحت اور طاقت بحال رکھنے کے لیے با قاعدہ کھاد ڈالی جائے۔سیب کے پھل کی ایک ٹن پیداوار لینے کے لیے پودوں کو تقریباً 4 کلوگرام نائٹروجن، 1.8 کلوگرام فاسفورس اور 7.2 کلوگرام پوٹاش کی ضرورت ہوتی ہے۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ باغات میں کاشتکار پوٹاش کی کھاد کا استعمال بہت کم کرتے ہیں جبکہ پھلوں میں پوٹاش کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی ہے جوکہ دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ پھل کی کوالٹی بہتر کرنے اور اس کو زیادہ دیر تک محفوظ رکھنے میں مدد کرتا ہے۔لہٰذا تجزیہ اراضی کی روشنی میں کھادوں کا متوازن استعمال کریں۔

درجِ ذیل میں ہم تین اہم اجزائے کبیرہ کی سیب کے پودوں کے لیے اہمیت کے بارے میں ذکر کررہے ہیں

نائٹروجن:

یہ عنصر پودے کی بڑھوتری کے لیے انتہائی ضروری ہے۔اس عنصر کی فراہمی سے پودے کی نشوونما انتہائی تیز ہوجاتی ہے اور پودا سرسبز وشاداب نظر آتا ہے۔اس عنصر کی کمی کی صورت میں پرانے پتے پیلے پڑنا شروع ہوجاتے ہیں۔نئے پتے اور شاخیں کم بنتی ہیں اور پودے کی بڑھوتری کی رفتار کم ہوجاتی ہے۔ چونکہ نائٹروجن پودوں کی سبز یئے میں موجود کلوروفل کا لازمی حصہ ہے لہٰذا اس کی کمی کے باعث پودوں میں خوراک تیار کرنے کا عمل شدید متاثر ہوتا ہے۔

فاسفورس:

یہ پودے کے مختلف حیاتیاتی عوامل کا اہم حصہ ہے۔یہ نہ صرف جڑوں کی نشوونما میں مدد دیتی ہے بلکہ پھل کے جلد پکنے کا باعث بھی بنتی ہے۔اس عنصر کی کمی سے پھل کی پیداوار اور کوالٹی شدید متاثر ہوتی ہے۔پھل کا چھلکا موٹا اور کھردرا ہوجاتا ہے اور پودے سے پھل جلد گرنا شروع ہوجاتا ہے اس عنصر کی کمی کے باعث پھل میں جُوس کی مقدار کم بنتی ہے

پوٹاش:

یہ عنصر پودے میں عمل انگیز کا کام کرتا ہے۔پوٹاش کی بہتر فراہمی سے نہ صرف پھل کی کوالٹی اور ذائقہ بہتر ہوتا ہے۔بلکہ بعد از برداشت دیر تک محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ یہ پودے میں بیماریوں، کیڑوں مکوڑوں، سیم تھور، گرمی اور خشکی کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا کرتا ہے یہ پودوں کی نامیاتی مرکبات کا حصہ نہ ہونے کے باجود

عوامل کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس عنصر کی کمی پہلے نئے پتوں پر ظاہر ہوتی ہے۔ پتوں کی رگوں کے درمیان سے سبز مادہ ختم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پتوں کا سائز چھوٹا رہ جاتا ہے اور پتے گچھا نما بن جاتے ہیں۔ اس عنصر کی کمی سے نر پھولوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ شدید کمی کی صورت میں پودا جھلسا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ نئی کونپلیں مرجھانا شروع ہو جاتی ہیں اور آخر کار مر جاتی ہیں جس سے پیداوار شدید متاثر ہوتی ہے۔

کھادوں کی سفارشات

(کلوگرام فی پودا سالانہ)

پودے کی عمر	گوبر کی کھاد	سونا یوریا	سونا ڈی اے پی	ایف ایف سی ایس او پی	یا ایف ایف سی ایم او پی
پودا لگانے کے لیے گڑھا بناتے وقت	20	-----	$\frac{1}{4}$	-----	-----
پہلا سال	-----	-----	-----	-----	-----
دوسرا سال	-----	$\frac{1}{2}$	-----	-----	-----
تیسرا سال	-----	$\frac{1}{2}$	-----	-----	-----
چوتھا سال	25	$\frac{3}{4}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$
پانچواں سال	30	1	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$
6 سے 8 سال	40	$1\frac{1}{2}$ تا 2	1	1	$\frac{3}{4}$
9 سال سے زائد	40	$2\frac{1}{2}$ تا 2	$1\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{4}$

☆ پودا لگاتے وقت 50 گرام سونا زنک اور 50 گرام فیرس سلفیٹ بھی ضرور ڈالیں۔

کھاد دینے کا وقت

گوبر کی گلی سڑی کھاد نومبر/ دسمبر میں ڈالنی چاہیے۔سونا ڈی اے پی کی کُل مقدار ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی کی آدھی مقدار اور سونا یوریا کی آدھی مقدار پھول آنے سے ایک ہفتہ قبل ڈالیں۔سونا یوریا اور ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی کی بقیہ مقدار پھل بننے کے بعد ڈالیں اور کھاد ڈالنے کے فوراً بعد پانی دیں تا کہ غذائی عناصر کی پودے کو دستیابی بہتر طور پر ممکن ہو سکے۔

اجزائے صغیرہ کی کمی اور سفارشات

سیب کے باغات میں اجزائے صغیرہ (بوران ،فولاد اور زنک) کی کمی کے اثرات آج کل اکثر دیکھے جا رہے ہیں اور ان عناصر کی کمی سے پیداوار شدید متاثر ہوتی ہے۔ان عناصر کی کمی کی بڑی وجہ ہماری زمینوں کا اساسی کیمیائی تعامل ہے۔زمین کا کیمیائی تعامل زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ عناصر ناحل پذیر مرکبات میں تبدیل ہو جاتے ہیں جس سے فصلوں کو اِن عناصر کی دستیابی میں کمی واقع ہو جاتی ہے اس لیے سیب کی بھرپور پیداوار لینے کے لیے تمام اجزائے خوراک کا متوازن صورت میں استعمال کرنا ضروری ہے۔درجِ ذیل میں ہم ان عناصر کی سیب کے باغات کے لیے اہمیت کے بارے میں ذکر کریں گے۔

فولاد(آئرن):

باغات میں فولاد کی کمی کی علامات وسط مئی میں ظاہر ہوتی ہیں۔اس کی کمی سے پودوں کے سبز مادہ بننے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور پتوں کی رگوں کے درمیانی حصے پیلے ہو جاتے ہیں جبکہ رگیں سبز رہتی ہیں۔پتوں کے اس پیلے پن کو آئرن کلوراسز (Iron Chlorosis) کہتے ہیں۔شدید کمی کی صورت میں پتے کاغذ کی طرح سفید ہو جاتے ہیں جس سے پھل جسامت میں چھوٹے رہ جاتے ہیں اور پکنے سے پہلے گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔سیب میں آئرن کی کمی دور کرنے کا موثر طریقہ آئرن کے مختلف چیلیٹ مثلاً فیر یپلیکس اور سیکوئسٹرین (1 فیصد) یا فیرس سلفیٹ (0.5فیصد) کا محلول سال میں تین دفعہ بذریعہ فولیئر سپرے استعمال ہے بصورت دیگر آئرن چیلیٹ 20 تا 30

گرام فی پودا بذریعہ گوڈی زمین میں ملائیں اور گوبر کی گلی سڑی کھاد ضرور استعمال کریں واضح رہے کہ ہماری زمینوں میں بائی کاربونیٹ آئنز کی زیادتی کے باعث اصل مسئلہ آئرن کی کمی کا نہیں بلکہ فصلوں کو اس عنصر کی کم دستیابی کا ہے۔ ایف ایف سی ایس او پی کھاد زمین میں ڈالنے سے بھی بلا واسطہ طور پر پودوں کو آئرن کی دستیابی خود بخود بہتر ہو جاتی ہے۔

بوران:

ہمارے ہاں باغات والی زمینوں میں بوران کی کمی اب نمایاں ہوکر سامنے آ رہی ہے یہ عنصر پودوں میں عمل تولید اور کاربوہائیڈریٹ کی نقل وحرکت کا ذمہ دار ہے بوران کی کمی کے باعث پودے کی تیار کردہ غذا پتوں میں ہی پڑی رہ جاتی ہے۔ پودوں کے خلیوں میں قدرے ناحرکت پزیر ہونے کے باعث بوران کی کمی اکثر نئے نشوونما پاتے ہوئے اعضاء پر ظاہر ہوتی ہے جس سے پودے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے۔ نئے پتے جھری دار، موٹے اور گہری نیلی مائل سبز رنگت کے ہو جاتے ہیں جبکہ شدید کمی کی صورت میں پھول اور پھل بننا رک جاتے ہیں یا پھر پھل چھوٹا اور کمتر کوالٹی کا بنتا ہے۔ بوران کی کمی دور کرنے کے لیے سیب کے باغات میں سونا بوران بحساب 3 کلوگرام فی ایکڑ سال میں ایک مرتبہ استعمال کریں۔

زنک:

اس عنصر کی کمی کی وجہ سے پتوں کا سائز چھوٹا رہ جانے کے باعث خوراک تیار کرنے کا عمل شدید متاثر ہوتا ہے۔ جست (زنک) کی کمی کی صورت میں پودوں کے نچلے پتوں پر بھورے رنگ کے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ درخت پر دو چار بڑے پتوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے باریک نوکدار زردی مائل پتے نکل آتے ہیں۔ بعض اوقات شاخ کا زیادہ حصہ بغیر کسی پتے کے ہوتا ہے۔ درختوں کی بڑھوتری رُک جانے کی وجہ سے قد چھوٹا رہ جاتا ہے۔ پھل دار درختوں میں زنک عنصر کی کمی دور کرنے کے لیے 350 گرام سونا زنک، 60 گرام سرف اور 1 کلوگرام سلفیٹ آف پوٹاش کھاد 100 لٹر پانی میں حل کر کے سال میں تین مرتبہ پودوں پر سپرے کریں۔ اگر زمین کے ذریعے کھاد دینی ہو تو سونا زنک 6 کلوگرام فی ایکڑ دسمبر کے مہینے میں پودوں کے نیچے ڈالیں۔

پھل کی چھدرائی

پھل کے کچھ حصے کو پکنے سے پہلے کچی حالت میں توڑ دینے کے عمل کو پھل کی چھدرائی کہتے ہیں ۔اس سے بقایا پھل کا نہ صرف معیار بہتر ہوتا ہے بلکہ پودے کی صحت اور نشوونما پر بھی مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں ۔ پھل کا سائز بڑھ جاتا ہے۔ درخت کی شاخیں ٹوٹنے سے بچ جاتی ہیں ۔ پھل کی تعداد کم ہوجاتی ہے مگر بہتر معیار اور جسامت کی وجہ سے قیمت زیادہ ملتی ہے۔

پھل بننے کے بعد مشاہدہ کریں اگر پھل زیادہ ہوں تو کمزور پھل کو ہاتھ سے توڑ دیں۔عموماً ایک انچ قطر والی شاخ پر 15-16 پھل ہوں تو پھل کا معیار بہتر ہوتا ہے۔

آبپاشی

زیادہ بارش والے پہاڑی علاقوں میں پودوں کے لیے بارش ہی کافی ہے۔اگر مئی جون میں بارش نہ ہو یا کم ہو تو فواروں کے ذریعے پانی دیا جائے مگر کوئٹہ جیسے علاقوں میں گرمیوں میں بارش کم ہوتی ہے۔ وہاں چھوٹے پودوں کو دس اور بڑے پودوں کو پندرہ دن کے وقفہ سے پانی لگایا جائے۔

دیگر فصلوں کی کاشت

اگر سیب کے باغات کی داغ بیل باقاعدگی سے کی گئی ہو تو پودوں کے قدآور ہونے اور ان کے پھل لگنے تک قطاروں کے درمیان دوسری فصلوں کی کاشت کم ازکم چار پانچ سال تک کی جاسکتی ہے۔کم عمر والے باغوں میں پھلی دار فصلوں کے علاوہ مختلف سبزیاں مثلاً مرچ ،آلو،خربوزہ اور پیاز وغیرہ کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ باغات میں ان دیگر فصلوں کی کاشت سے قبل کافی مقدار میں گوبر کی کھاد اور مصنوعی کھاد ڈالنی چاہیے تاکہ زمین کی زرخیزی قائم رہ سکے۔

شاخ تراشی

درختوں کے تنوں کو مضبوط، صحتمند اور روشنی و ہوا کے گزر کو بہتر بنانے کے لیے باقاعدہ شاخ تراشی کی جائے۔سیب کے پودوں کو کھیت میں لگانے سے لے کر آخر تک مسلسل شاخ تراشی کرنی پڑتی ہے۔

چھوٹے پودوں کو شروع کے 3 یا 4 سال میں شاخ تراشی کا مقصد درخت کا مناسب ڈھانچہ بنانا ہوتا ہے تا کہ بعد میں کانٹ چھانٹ اور دیگر کاشتی امور باآسانی سرانجام دیئے جاسکیں۔ درخت کی ساخت یا ڈھانچہ بنانے کو ٹریننگ یا تربیت کہتے اور یہ مندرجہ ذیل دو طریقوں سے کی جاتی ہے۔

1. سنٹرل لیڈر سسٹم یا وسطی زینہ نما طریقہ 2. ماڈیفائیڈ سنٹرل لیڈر سسٹم یا ترقی دادہ وسطی زینہ کا طریقہ

سیب کے پودوں کا ڈھانچہ بنانے کے بعد پانچویں سال شاخ تراشی اس طرح کریں کہ پودوں پر زیادہ سے زیادہ پھل لگے۔ پھل عموماً بغلی شاخوں (دوسالہ شاخ سپر) پر لگتے ہیں مگر بعض اقسام میں بغلی شاخوں یا چوٹی پر پھل بنتا ہے لہذا مختلف اقسام کے مطابق شاخ تراشی اس طرح کی جائے کہ پھل دینے والی شاخیں نہ کاٹی جائیں۔ اس کے علاوہ بیمار اور سوکھی ہوئی شاخیں جب بھی نظر آئیں تو ان کو فوراً کاٹ دینا چاہیے۔ کانٹ چھانٹ موسمِ سرما کے وسط میں کریں جب پودے خوابیدہ حالت میں ہوتے ہیں۔ شاخ تراشی کرنے سے نہ صرف پھل کا سائز بڑا ہوتا ہے بلکہ پودوں کی بے قاعدہ بارآوری کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ مناسب ڈھانچہ بننے کی وجہ سے پھل کے بوجھ یا آندھیوں سے شاخیں کم ٹوٹتی ہیں۔ اس بات کا خیال رہے کہ یہ کام فنی مہارت کا ہے اور تجربہ کار آدمیوں سے کانٹ چھانٹ کا کام کروایا جائے۔

نقصان دہ کیڑے اوران کا انسداد

نام کیڑا	شناخت	نوعیت نقصان/حملہ کا وقت	طریقہ انسداد
کاڈلنگ ماتھ	پروانے کے اگلے پروں پر ہلکے نیلے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ انڈے سفید چپٹے اور پورے قد کی سنڈی 15 سے 18 ملی میٹر لمبی ہوتی ہے اور رنگ گلابی ہوتا ہے۔	سنڈی پھلوں میں داخل ہو کر گودا کھانا شروع کر دیتی ہے۔ حملہ شدہ پھل حجم میں چھوٹا اور دیکھنے میں سکڑا ہوا نظر آتا ہے۔ سنڈی کا حملہ عموماً جولائی سے ستمبر کے وسط تک رہتا ہے۔ علامات ظاہر ہونے پر سپرے کریں۔	• اپریل تا جولائی کے دوران روشنی کے پھندے لگائیں • مارچ اور جون کے مہینوں میں جنسی کشش کے پھندے لگائیں • پھل کے موسم میں تین تا چار مرتبہ درج ذیل کیمیائی ادویات کا سپرے کریں۔ سپرا سائیڈ (150 ملی لیٹر فی 100 لیٹر پانی) کلوروپیری فاس یا لارسبین یا طال سٹار (60 ملی لیٹر فی 100 لیٹر پانی) جب سیب کے پھولوں کی تین چوتھائی پنکھڑیاں گر جائیں تب فوراً سپرے کریں
ناکٹوڈ ماتھ	یہ کیڑا سبز اور سفید رنگت کا ہوتا ہے۔	یہ سیب کے دانوں کو شروع میں سوراخ کر کے داخل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ پتوں کو کاٹ کاٹ کر چھلنی کر دیتا ہے۔	سپرا سائیڈ (150 ملی لیٹر فی 100 لیٹر پانی) سپرے کریں۔
سپائیڈر مائیٹس (خطرہ یا گرزہ)	یہ باریک سُرخ رنگ کے کیڑے ہوتے ہیں۔ گرم اور خشک موسم میں ان کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔	سبز پتوں سے رس چوس کر ان کو سکھا دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ باریک جالے پتوں اور شاخوں پر بنا دیتے ہیں جن پر گرد جم جاتی ہے۔	پانی کا سپرے کیا جائے چونکہ جوں اپنے جسم میں کافی مقدار میں پانی جذب کر لیتی ہے۔ اور نتیجتاً پھٹ کر مر جاتی ہے۔ کیمیائی ادویات اومائیٹ 75 گرام یا میٹاڈور 50 ملی لیٹر یا ڈائیکوفال 50 ملی لیٹر 100 ملی لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔
تنے اور شاخ کا گڑوواں	انڈے شروع میں مٹیالے رنگ کے ہوتے ہیں لیکن بعد میں ان کی رنگت سفیدی مائل ہو جاتی ہے۔ سنڈی کا جسم زردی مائل خاکستری بھورا ہوتا ہے۔	تنے اور شاخوں میں سوراخ اور گلی سڑی چھال کی موجودگی اس کیڑے کے حملے کی نشاندہی کرتی ہے۔	سپرا سائیڈ یا میچ میں سے کوئی ایک سپرے کریں۔
سین جوز سکیل (Sanjose Scale)	مادہ سکیل گول اور چپٹی ہوتی ہے۔ اس کے جسم میں اوپر کی طرف ایک نمایاں ابھار ہوتا ہے۔ نر سکیل خاکستری اور لمبوترا ہوتا ہے۔ اس کا درمیانی اُبھار ایک طرف ہوتا ہے۔	یہ کیڑا اپنی باریک رس چوسنے والی سوئیاں پودوں میں چبھو کر ان کا رس چوستا ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں تمام پودے پر سفید چھلکوں کی موٹی تہہ جم جاتی ہے۔	میچ (150 ملی لیٹر فی 100 لیٹر پانی) میں سے کوئی ایک سپرے کریں۔

نام کیڑا	شناخت	نوعیت نقصان / حملہ کا وقت	طریقہ انسداد
پتہ لپیٹ شفتہ (تیلہ)	یہ کیڑا ہلکے کریمی رنگ اور بال دار ہوتا ہے	یہ پتوں اور ٹہنیوں سے رس چوستا ہے۔ متاثرہ حصے پر سفید رنگ کے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ چھوٹے پودے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔	متاثرہ پودوں پر لارسبین یا کلوروپیری فاس (200 ملی لیٹر) کا سپرے کریں۔
کالے رنگ کا شفتہ (تیلہ)	یہ دو قسم کا ہوتا ہے ہلکے رنگ کا چھوٹا تیلہ گہرے رنگ کا بڑا تیلہ	یہ درخت کے نازک حصوں پر حملہ آور ہوتا ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں پودے سوکھ جاتے ہیں۔	متاثرہ پودوں پر ایڈوینٹیج یا ڈیلٹانیٹ کا سپرے کریں۔
سبز رنگ کا شفتہ (تیلہ)	یہ سبز اور ہلکے پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔	یہ پتوں کے نیچے رہتا ہے اور رس چوستا ہے۔	متاثرہ پودوں پر ایکٹار (25 گرام فی 100 لیٹر پانی) یا کونفیڈار (80 ملی لیٹر فی 100 لیٹر پانی) یا امیڈا کلوپرائیڈ (80 گرام) کا سپرے کریں۔

اہم بیماریاں اور کیمیائی انسداد

بیماری	نوعیت نقصان / علامات	طریقہ انسداد
پاؤڈری ملڈیو (Powdery Mildew)	پودوں کے نئے شگوفوں پر گدلے سفید سفوفی دھبے بن جاتے ہیں اور جس شاخ پر بیماری کا حملہ ہو جائے اس پر بہت چھوٹے چھوٹے پتے نکلتے ہیں بعد میں یہ پتے سوکھ جاتے ہیں۔	بنلیٹ یا ٹاپسن ایم یا ٹوپاس میں سے کوئی ایک سپرے کریں۔
ایپل سکیب (Apple scab)	پتوں اور پھل پر چھوٹے چھوٹے سیاہ دھبے بن جاتے ہیں اور پھل پکنے پر داغ پھیل جاتے ہیں۔	ڈائی تھین ایم 45 (1 کلوگرام) یا کیوپراوٹ 1.5 کلوگرام فی 450 لیٹر پانی میں ملا کر موسم برسات کے اوائل اور آخر میں سپرے کریں یا بورڈو مکسچر (4:4:50) کا سپرے کریں۔
سیب کے چھالے کی بیماری	شاخوں پر بھورے رنگ کے کھردرے چھالے بن جاتے ہیں۔ درختوں کی ٹہنیوں کے سرے سوکھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ چھالے جب پرانے ہوتے ہیں تو پھٹ جاتے ہیں۔	موسم سرما میں پیری ناکس دو پونڈ 100 گیلن پانی میں حل کر کے سپرے کریں دوسرا سپرے مئی، تیسرا جون اور چوتھا سپرے ستمبر میں کریں یا بورڈو مکسچر (5:5:50) سے زہر پاشی کریں۔

سیب کی چھال کا پھٹنا

سیب کے باغات پر اس بیماری کے حملہ کے باعث سب سے پہلے درخت کا تنا سرخ ہوکر تیل جیسا شیرہ نکلتا ہے۔اور ان جگہوں سے چھال پھٹنے لگتی ہے۔ متاثرہ درخت کی شاخیں سوکھنے لگتی ہیں اور شدید حملہ کی صورت میں درخت اچانک خشک ہوجاتا ہے۔زرعی ماہرین کے مطابق یہ بیماری کیڑے مکوڑوں کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ درخت کی اپنی طبعی خصلت کی وجہ سے ہے۔ دراصل سیب کے باغات پر متوازن کھاد صحیح طریقہ سے باغ کی دیکھ بھال پر کوئی توجہ نہیں دی جارہی جسکی وجہ سے یہ بیماری شدت سے بڑھ رہی ہے۔اگر مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں تو اس بیماری پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

1۔ باغات کو 15 نومبر سے 15 مارچ تک آبپاشی نہ کریں

2۔ سیب کے باغات میرا اور زرخیز زمین کو خوب ہموار کرکے لگائیں

3۔ ہر سال باقاعدگی سے باغات کو متوازن خوراک دیتے رہیں

4۔ سخت چکنی زمین میں متواتر ہل چلائیں اور گوڈی کریں لیکن گوڈی تین تا پانچ انچ سے گہری نہ ہو۔

5۔ باغات لگاتے وقت پودوں کے سائز اور بڈ کی آپس میں ایک دوسرے سے مطابقت ہونی چاہیے ۔

6۔ جب سیب کے پودے پھل دینے کی عمر کو پہنچ جائیں تو پھر ایسے باغات میں دیگر فصلوں کی کاشت ہرگز نہ کریں ۔

7۔ ہر سال شاخ تراشی ضرور کریں۔

تدارک

- متاثرہ درخت کی زوردار شاخ تراشی کردیں۔
- متاثرہ درخت کو قدرے زیادہ کیمیائی یا قدرتی کھاد نومبر یا دسمبر میں دیں۔
- متاثرہ درخت کو مینکوزیب (ریڈومل) 50 گرام 10 لیٹر پانی میں ملا کر جیسے ہی بیماری نظر آئے سپرے کریں اور دوسرا سپرے گرمیوں کے شروع میں کریں یا مینکوزیب کو متاثرہ درخت کی جڑوں کو کھود کر اُنہیں پندرہ سے بیس منٹ تک خشک ہو جانے پر تنے کے گرد مٹی میں ملا کر دفن کردیں اور 5 سے 7 دن کے اندر آبپاشی کردیں۔
- جب متاثرہ درخت کا پھل توڑ لیں تو پودے کے گرد تنے سے 2 فٹ فاصلہ چھوڑ کر 2 فٹ گولائی میں ایک فٹ گہرائی سے مٹی نکال لیں چند دن دھوپ لگوانے کے بعد اس میں 250 گرام کاپر سلفیٹ (نیلا تھوتھا) اور ایک کلوگرام بجھا ہوا چونا ڈال لیں بعد ازاں باہر نکالی ہوئی مٹی سے اس کو بھر کر پانی لگادیں۔

برداشت

سیب کا پھل جب اچھی طرح اپنا رنگ لے آئے اور قدرے نرم ہو جائے تو توڑنے کے قابل ہو جاتا ہے ۔ پھل کو کچا ہرگز نہ توڑیں کیونکہ کچا توڑنے سے جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ پھل کو قینچی کی مدد سے توڑیں اور کوشش کریں پھل کو زخم نہ آئے۔ پھل کی برداشت کے دوران مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

1. چونکہ پھل زندہ ہوتے ہیں لہٰذا دوران برداشت پھل کو کسی قسم کی ضرب نہیں لگنی چاہیے۔
2. پھل توڑنے کے بعد انہیں مناسب کپڑے کے تھیلوں میں جمع کریں۔
3. پھل توڑنے کے بعد سایہ دار جگہ پر رکھیں۔
4. پھل کو بڑے ڈھیروں کی شکل میں نہ رکھیں چونکہ اسطرح ڈھیر کے نیچے والے پھل دب کر جلد خراب ہو جاتے ہیں۔
5. جسامت، رنگت اور قسم کے لحاظ سے پھل کی درجہ بندی کر کے ڈبوں میں احتیاط سے پیک کریں۔ ڈبہ کی سطح ہموار رکھیں۔ پھل کی ہر تہہ کے بعد کاغذ کا استعمال کریں۔

نوٹ: مزید تفصیلات کیلئے ریجنل دفاتر اور فارم ایڈوائزری سنٹرز میں موجود ہمارے زرعی ماہرین یا قریبی سونا ڈیلر نیز دیگر فصلوں کے بارے ہماری ویب سائٹ "www.ffc.com.pk" پر موجود کاشتکار ڈیسک سے معلومات حاصل کریں۔

ایف ایف سی کے زرعی ماہرین آپ کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار